سوال

(218) عین قبلہ سے تھوڑا ہٹ جانے سے نماز باطل نہیں ہوتی

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جب نمازی کو معلوم ہو کہ وہ قبلہ سے تھوڑا سا ہٹ گیا ہے تو کیا وہ نماز دوبارہ پڑھے گا؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قبلہ سے تھوڑا سا ہٹ جانا نقصان دہ نہیں ہے اور یہ حکم اس کے لیے ہے جو مسجد حرام میں نہ ہو کیونکہ مسجد حرام میں تو نمازی کا قبلہ یعنی عین کعبہ سامنے موجود ہوتا ہے۔ اسی لیے علماء نے فرمایا ہے کہ جس کے لیے کعبہ کا مشاہدہ ممکن ہو، اگر وہ عین کعبہ کے سامنے نہیں ہے تو اسے نماز دوبارہ پڑھنی ہوگی کیونکہ اس کی نماز صحیح نہیں ہوئی۔ ارشاد باری تعالی ہے:

فَوَلِّ وَجهَكَ شَطرَ المَسجِدِ الحَرامِ وَحَيثُ ما كُنتُم فَوَلّوا وُجوهَكُم شَطرَهُ ... سورة البقرة ١٤٤

''تو اپنا چہرہ مسجد حرام (یعنی خانہ کعبہ) کی طرف پھیر لے اور تم لوگ جہاں ہوا کرو (نماز پڑھنے کے وقت) اسی کی طرف چہرہ کر لیا کرو۔''

اگر انسان کعبہ سے دور ہو اور اس کے لیے کعبہ کا مشاہدہ ممکن نہ ہو، خواہ وہ مکہ ہی میں ہو تو اس کے لیے قبلہ کی جہت چہرہ کرنا واجب ہے اور تھوڑا سا قبلہ سے ہٹ جانا اس کے لیے نقصان دہ نہیں۔ اسی لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ سے فرمایا تھا:

«مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ» (جامع الترمذي، باب ماجاء: ان ما بين المشرق والمغرب قبلة، ح: ٣٤٢ وسنن ابن ماجه، الصلاة، باب القبلة ح: ١٠١١۔ والحاكم وصححه ووافقه الذهبي (المستدرک) ١/٢٢٥)

''مشرق و مغرب کے درمیان قبلہ ہے۔''

اس لیے کہ اہل مدینہ جنوب کی طرف منہ کرتے ہیں، تو مشرق و مغرب کے درمیان کی پوری سمت ان کے حق میں قبلہ ہے (یعنی رخ تھوڑا سا مشرق یا مغرب کی طرف ہٹ جائے تو فرق نہیں پڑتا، اس لیے کہ مقصود جہت قبلہ ہے نہ کہ عین قبلہ) اسی طرح جو لوگ مغرب (یا مشرق) کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں، ان کے لیے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ جنوب و شمال کے مابین والی سمت ان کا قبلہ ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل : صفحہ 263

محدث فتویٰ